REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹

جلد ۵۰/۱۵ ۳ احسان ۱۳۴۰ ہش ۳ جون ۱۹۶۱ء نمبر ۱۲۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ——

ربوہ ۲ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل بعد دوپہر سے رات تک حضور کو سر میں شدید درد کی تکلیف رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ علاقوں میں حالات معمول پر آرہے ہیں

کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی جائیداد کو بھی زیادہ نقصان نہیں پہنچا

ڈھاکہ ۲ جون۔ منگل کے روز مشرقی پاکستان میں جو طوفان آیا تھا۔ اس کی مکمل تفاصیل اب موصول ہوگئی ہیں۔ سرکاری اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ اس طوفان میں نواکھلی اور چاٹگام کے بعض علاقے زیرآب آگئے تھے۔ متاثرہ علاقوں سے پانی اتر رہا ہے۔ اور حالات معمول پر آرہے ہیں۔ طوفان زدہ علاقوں کے بارے میں صوبائی گورنر کو یہ رپورٹ بریگیڈیر صاجداد خان نے پیش کی۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ طوفان کی زد میں آنے والے علاقوں سے کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ نہ ہی کسی مویشی کے ہلاک یا گم ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بعض ساحلی علاقوں میں زیر تعمیر پشتوں کو کہیں کہیں نقصان پہنچا تھا۔ ان نقصان زدہ پشتوں کی مرمت شروع کردی گئی ہے نواکھلی کے علاقہ میں بشیرہاٹ۔ قادرہاٹ اور دریائے فینی کے علاقے زیرآب آگئے تھے۔ لیکن اب ان علاقوں سے پانی اتر رہا ہے۔ سندیپ کے جزیرہ میں فیشرہاٹ کے نشیبی علاقے زیرآب آگئے تھے۔ لیکن ساحلی پشتوں کے بڑے حصہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ البتہ چھالیہ کے متعدد پودے تیز رفتار آندھی کے باعث اکھڑ گئے تھے۔ پھوس کی جھونپڑیوں کی چھتیں طوفان سے اڑ گئیں۔ لیکن دوسری عمارتوں کو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچا۔ اس وقت یہاں نشیبی علاقوں میں پانی اتر رہا ہے۔ اور صورت حال معمول پر آرہی ہے۔

ہتیہ کے جزیرے سے جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس کے مطابق جھیش کھالی کے علاقہ میں گار چلی علاقہ: ... سے متاثر ہوا۔ قطب دیا کے جزیرے میں ساحلی پشتوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ایک دو مقامات پر جہاں ساحلی پشتوں میں دراڑیں آگئی تھیں ان کی مرمت کی جارہی ہے۔ اس علاقہ سے بھی کسی جانی نقصان یا مویشیوں کے ہلاک یا لاپتہ ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ جزیرے کے بعض علاقوں میں تین فٹ اونچا سمندری ریلا آیا تھا۔ لیکن اب نشیبی علاقوں سے پانی اتر رہا ہے۔ ... کے جزیرہ کا بیشتر حصہ ابھی تک زیرآب ہے۔ ساحلی پشتے پانی میں ڈوبے ہوئے تھے اس لئے یہ اندازہ نہیں ہو سکتا تھا کہ ساحلی پشتوں کی کیا حالت ہے۔ البتہ رہائشی مکانات نظر آرہے تھے اور وہ سمندری پانی میں گھرے ہوئے ہونے کے باوجود صحیح و سالم تھے۔ کاکس بازار میں پانی ریسٹ ہاؤس تک آگیا تھا۔ کاکس بازار واحد تفریحی مقام ہے جہاں بڑی تعداد میں سیاح آتے ہیں۔ ریسٹ ہاؤس کی بیرونی دیوار کو معمولی نقصان پہنچا ہے۔ ٹیکناف اور شاہ پور جیسے جزیروں کے حصے زیرآب آگئے تھے۔ لیکن سرکاری حکام نے متاثرہ علاقوں سے لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کردیا تھا۔ جائیداد کو بہت معمولی نقصان پہنچا اور فصلوں کو بھی زیادہ نقصان نہیں پہنچا۔

ریلوں کی ترقی پر ایک ارب چالیس کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے

پاکستان میں ویگن اور بڑے ڈبے تیار کرنے کے خاص انتظامات

راولپنڈی ۲ جون۔ وزیر مواصلات مسٹر ایف ایم خان نے کل یہاں ریلوے کے اعلیٰ افسروں کی ایک کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ دوسرے پنج سالہ منصوبے کے تحت ریلوں میں توسیع و ترقی کے اخراجات چھیانوے کروڑ روپے سے بڑھا کر ایک ارب چالیس کروڑ روپے کئے جارہے ہیں۔

وزیر مواصلات نے کہا کہ ریلوے ورکشاپوں میں ویگنوں اور بڑے ڈبوں کی تیاری کے لئے خاص انتظامات کئے جارہے ہیں۔ تاکہ ایسی ویگنیں اور ڈبے جو پہلے بیرونی ملکوں سے درآمد کئے جاتے تھے۔ ملکی ورکشاپوں میں تیار کئے جائیں۔ وزیر مواصلات نے اس بات پر بھی زور دیا۔ کہ ریلوے حکام کو یہ بات بھی پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ جہاں تک عوام کا تعلق ہے۔ وہ اس کی کارکردگی کا اندازہ کام کے حجم سے نہیں۔ بلکہ اس کی کارکردگی کے معیار سے لگائیں گے۔ اس مقصد کے لئے مسافر گاڑیوں کو اچھی حالت میں برقرار رکھنا۔ ٹرینوں کی بروقت آمدورفت اور سامان کی نقل و حمل کے بارے میں عوام کے مطالبات کو مستعدی سے پورا کرنا ضروری ہے۔ آپ نے کہا عوام کی ضروریات کس طرح سے پوری کی جاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں باقاعدگی سے ریلوے کے انتظامات کا معائنہ کرنا اور عوام کے ساتھ رابطہ رکھنا ضروری ہے تاکہ آپ کو اپنی سروس کے معیار کے بارے میں عوام کے نظریات کا پوری طرح علم ہوسکے۔

ڈیڑھ کروڑ پونڈ چائے برآمد کی جائیگی

لائل پور ۲ جون۔ حکومت آئندہ فصل کی چائے سے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کردیگی توقع ہے کہ آئندہ فصل میں ساڑھے پانچ کروڑ پونڈ چائے پیدا ہوگی۔ جس میں سے ڈیڑھ کروڑ پونڈ چائے برآمد کرنے کی اجازت ہوگی۔ باقیماندہ چائے ملکی ضروریات کے لئے رکھ لی جائے گی۔ مقامی مارکیٹ میں اس وقت چائے $3\frac{1}{2}$ اور $3\frac{3}{4}$ روپے فی پونڈ کے حساب سے فروخت ہورہی ہے۔

ثانوی تعلیمی بورڈ کے نئے چیئرمین

لاہور ۲ جون۔ تعلیم کے ایکسٹنشن سروس سنٹر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر غلام یاسین خان نیازی نے کل ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور کے چیئرمین کا عہدہ سنبھال لیا۔ ان کا تقرر پروفیسر تاج محمد خیالی کی جگہ عمل میں آیا ہے۔ جنہیں پنجاب یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر نیازی گزشتہ ۲۴ برس سے محکمہ تعلیم میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۳۷ء میں فارسی کے لیکچرار کی حیثیت سے سرکاری ملازمت کا آغاز کیا تھا۔

حاجیوں کا دوسرا طیارہ کراچی پہنچ گیا

کراچی ۲ جون۔ رات نئے پاکستانی حاجیوں کی دوسری جماعت پی۔ آئی۔ اے کے ایک خاص طیارے سے کل صبح یہاں پہنچ گئی ہے۔ پہلی جماعت میں اتنے ہی حاجی تھے جو منگل کو یہاں پہنچی تھی۔ پی۔ آئی۔ اے ۲۰ جون تک ۱۵ پروازوں میں سعودی عرب سے پاکستانی حاجیوں کو واپس لائے گی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ رجون ۶۱ء

اسلام کیلئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا

جب فتح طائف کے بعد مال غنیمت تقسیم کیا گیا اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الٰہی اشارہ کے ماتحت تالیف قلوب کے طور پر اہل مکہ کو جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے کچھ زیادہ حصہ دیا تو ایک انصاری نوجوان نے نادانی سے اعتراض کیا کہ جنگوں میں تو ہم جائیں لڑتے رہے ہیں مگر مال لینے کے وقت قریش آگے آگئے ہیں بظاہر یہ اعتراض اس لئے غلط فہمی کا باعث ہو سکتا تھا کہ نو مسلم قریش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین کے رشتہ دار بھی تھے جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ باہر نکل آئے اور انصار سے خطاب کر کے ایک اہم بات یہ بھی فرمائی کہ اے انصار تم پہلے متفرق تھے باہم جھگڑتے رہتے تھے کیا اللہ تعالیٰ نے میری وساطت سے آپ لوگوں کو متحد نہیں کر دیا اور تم ایک جان نہیں بن گئے۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ کیا تم یہ پسند کرو گے کہ دوسرے لوگ تو اونٹ گھوڑے گھروں میں لے جاویں یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کو ساتھ لے جاؤ۔ انصار نے آپ کے وجود کو ترجیح دی۔

غرض یہاں ہم جو کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے وجود سے دوسری نعماء کے علاوہ جو سب سے بڑی نعمت کسی قوم کو ملتی ہے وہ باہمی اتحاد کی دولت ہے۔ پہلے جہاں لوگ ٹولیوں میں بکھرے ہوئے اور منتشر ہوتے ہیں نبی اللہ پر ایمان لانے سے یکجان ہو جاتے ہیں اور ان میں ایسا رشتہ قائم ہو جاتا ہے جو تمام دنیاوی رشتوں سے مضبوط تر اور قریب تر ہوتا ہے اور اس اتحاد کی برکات سے اللہ تعالیٰ ان کو ہر کام میں کامیابیاں دیتا ہے۔ چنانچہ عرب جیسے منتشر لوگ جب اسلام کے رشتہ میں پروئے جاتے ہیں تو وہ بجائے قبیلوں کے ایک زبردست قوم بن جاتے ہیں اسلام سے پہلے ان کی یہ حالت تھی کہ ع

قبیلہ قبیلہ کا بت اک جدا تھا

انکا معاشرہ بالکل پریشان تھا۔ عبادت منتشر تھی ہر ایک اپنے اپنے قبیلہ کے گن گاتا تھا اور فخریہ نظمیں کہی جاتی تھیں جن میں اپنی بڑائی اور دوسروں کی مذمت ہوتی تھی۔ بات بات پر لڑائی جھگڑے ہر وقت موجود رہتے تھے اور انسان سکھ کی ایک سانس کو ترستا تھا۔

کبھی پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
کبھی گھوڑا آگے دوڑانے پہ جھگڑا

یہ ایک خطرناک حالت تھی جس میں تمام عربستان مبتلا تھا۔ ظاہر ہے کہ جب ایسی حالت ہو کوئی قوم اپنی آزادی کس طرح قائم رکھ سکتی ہے۔ بظاہر تو ہر قبیلہ آزادی کا دم بھرتا تھا مگر یہ آزادی ہی ان کے لئے سینکڑوں غلامیوں کی وجہ بن گئی ہوئی تھی۔ کہیں کسریٰ نے اپنا اثر جما رکھا تھا تو کہیں قیصر کا جال پھیلا ہوا تھا۔ چونکہ قبیلہ قبیلہ اپنی اپنی الگ رائے رکھتا تھا۔ اس لئے ان کو تاراج کرنا نہایت آسان تھا۔

الغرض عربوں کو ایک قوم کہنا کسی معنی میں صحیح نہیں تھا۔ چند تنکے تھے جو کچھ یہاں جمع ہو گئے تھے۔ اور کچھ وہاں۔ بلکہ تنکے بھی نہیں فقط ریت کے ٹیلے تھے جو ہوا کے رخ پر اپنی جگہیں بدلتے رہتے تھے کچی یا پکی عمارت کا کہیں نام ونشان نہ تھا لوگ خیموں میں رہتے تھے۔ ایک قبیلہ جہاں چاہتا اپنے خیمے نصب کر لیتا۔ ان کی حالت ایسی ہی تھی جیسا کہ آج بھی ہم خانہ بدوشوں کی دیکھتے ہیں۔ چند اونٹ اور چند گھوڑے ان کی سب کائنات ہوتی تھی۔ کہیں نخلستانوں میں کچھ بری بھلی کھیتی باڑی بھی ہو جاتی تھی لیکن خوراک کا معتد بہ حصہ کھجوریں اور کھجوروں کے ستو ہوتے تھے۔ قریش کا ان قبیلوں پر اس لئے بھی رعب تھا کہ خانہ کعبہ کی وجہ سے وہاں کچھ مستقل آبادی ہو گئی تھی۔ اور لوگ تجارت کا بھی کچھ کاروبار جانتے تھے اسی طرح چند بستیاں تھیں جن کی حیثیت آجکل کے گاؤں سے زیادہ نہیں تھی۔

یہ حالت تھی کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توحید کا آوازہ بلند کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ پراگندہ دلیں ایک عظیم قوم کا وطن بن گیا کسریٰ اور قیصر یہ دیکھ کر ششدر رہ گئے کیونکہ انکو محسوس ہو گیا کہ جن کنکروں سے ہم کھیلا کرتے تھے وہ ایک مضبوط چٹان کی صورت کس طرح اختیار کر گئے۔ وہ سمجھ نہ سکتے تھے کہ ایسی انتشار زدہ قوم کس طرح ایک فولادی قلعہ میں تبدیل ہو گئی ہے یہ ایک کھلا معجزہ تھا جو اسلام نے دکھایا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ہی سالوں میں عرب ساری دنیا کے آقا بن گئے ان کے منہ سے نکلا ہوا کلمہ اقوام کے لئے قانون کی حیثیت رکھنے لگا۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب انصار سے فرمایا تھا کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تم کو متحد اور متفق کر دیا ہے شاید اس وقت انصار اس کی حقیقت کو کما حقہ نہ پا سکے ہوں انکے نزدیک تو واقعی انکا باہمی اتحاد ہی بڑی قیمت رکھتا تھا وہ تو اس سے خوش ہو گئے کہ ان کے درمیان آکر تمام پرانے جھگڑوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ یہی برکت ان کے لئے بہت بڑی تھی۔ تاہم اتحاد کی جو برکات آگے پیدا ہونے والی تھیں اس وقت شاید ان کے تصور میں بھی نہیں تھیں۔ انہیں اس وقت کیا علم تھا کہ اتحاد میں کتنے خزانے ہیں جو اللہ تعالیٰ ان کے قدموں پر نثار کرنے والا ہے۔ انہیں کیا خبر تھی کہ اتحاد کی وجہ سے کسریٰ و قیصر کے تخت و تاج ان کے پاؤں کے تلے آگئے ہیں۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود کا یہ اتنا بڑا فائدہ تھا کہ اس وقت اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہ علم تو ان کو اس وقت ہوا ہو گا جب وہ چند ہی سالوں میں ساری دنیا میں فاتح کی حیثیت سے قابض ہو گئے ہوں گے۔ انہیں کیا علم تھا کہ ان کے اتحاد کی وجہ سے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالی شان کی تکمیل ہونیوالی ہے اور وہ دنیا جو ایمان والوں کو تلوار کے ذریعہ صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے لئے اٹھی تھی وہی دنیا ان کے پاؤں کے نیچے روندی جانے والی ہے۔ وہ تاج و تخت جن کے غرور سے بادشاہ ان کو پامال کر دینا چاہتے تھے وہی ان کی ٹھوکروں کا نشانہ بننے والے ہیں۔ انہیں دولت اتحاد کی بے پناہی کا کہاں خیال تھا۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ کسریٰ کے ہاتھ کے جڑاؤ کنگن ایک نادار ترین انسان کے ہاتھ میں ہوں گے اور کسریٰ کے شاہی ریشمی رومال میں ایک غلام تھوکے گا۔

الغرض اتحاد کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کے ایک مقبول عبد نے عرب کے منتشر ذروں میں پیدا کر دیا تھا۔ وہ ایک ایسی چٹان ایسی بنیان مرصوص بن گئے کہ جس پر وہ گرے چورا چورا ہو گیا اور جو اس سے ٹکرایا پاش پاش ہو گیا۔ بے شک دوسری اقوام نے بھی اتحاد کی وجہ سے بڑی بڑی دنیوی نعمتیں حاصل کی ہیں مگر چند ہی سال میں ایسا اعجاز کہیں بھی نمودار نہیں ہوا۔ ساری تاریخ بنی آدم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ یہ اتحاد اللہ تعالیٰ کی پشت پناہی کی وجہ سے ہوا تھا۔ اس لئے اس کے نتائج بھی غیر معمولی نکلے۔

یہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالی شان کا ظہور تھا اور جیسا کہ علامہ اقبال مرحوم نے کہا ہے۔

ہو چکا گو قوم کی شان جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شان جمالی کا ظہور

بقول تمام ائمہ وصلحاء یہ ہمارا عہد ہی ہے جس میں آپ کی جمالی شان کا ظہور ہونے والا ہے اور یہ ظہور بھی اتحاد ہی سے ہونیوالا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "فتح اسلام" میں فرمایا ہے۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کیلئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اسکے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۵-۱۶)

الغرض اسلام کی شان جمالی کے ظہور کا زمانہ آگیا ہے۔ اور مقدر ہے کہ یہ ظہور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ ہو اس لئے ضروری ہے کہ ہم بھی اپنے اندر وہ اوصاف پیدا کریں جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ میں پیدا ہو گئے تھے جن میں اہم ترین وصف اتحاد ہے جس کا تھوڑا سا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی لئے فرمایا ہے کہ

"ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

اپنی زندگیوں کا جائزہ لو اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی کوشش کرو

فرمودہ ۶ر جنوری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب

بمقام قادیان

قسط نمبر ۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ۔

جب مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تقریر ختم کر لی تو میں نے کہا کہ میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے لحاظ سے میرے دل میں

ایک عجیب نکتہ

ڈالا ۔ میں نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے تو تمام عرب مرتد ہوگیا ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے پہلے ایک لشکر شامی حکومت کے مقابلہ کے لئے تیار کیا تھا جس کا سردار حضرت اسامہؓ بن زید کو بنایا تھا ۔ ابھی وہ لشکر گیا نہیں تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوگئی ۔ اور صحابہ کو سخت گھبراہٹ ہوئی کہ تمام کا تمام عرب مرتد ہو چکا ہے ۔ اور اگر کام کرنے والے مسلمان لڑائی میں چلے جائیں گے ۔ تو

مرتدین کی فوجیں

مدینہ پر حملہ آور ہونگی ۔ اور مقامات مقدسہ اور شعائر اللہ کی بے حرمتی کریں گی اور مدینہ کو تباہ کرنے کی کوشش کریں گی ۔ لیکن ان کا اخلاص دیکھو ۔ بعض لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ سے عرض بھی کیا ۔ کہ آپ فی الحال لشکر باہر نہ بھیجیں ۔ کیونکہ باہر کوئی لڑائی تو اس وقت جاری نہیں ہے کہ فوری طور پر فوج کا بھجوانا ضروری ہو ۔ اس میں کچھ التواء کر دیا جائے ۔ پہلے مرتدین کا فیصلہ کر لیا جائے ۔ پھر لشکر کو باہر بھیجا جائے ۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ نے ان لوگوں کو یہ جواب دیا کہ ابن ابو قحافہ کی کیا طاقت ہے کہ جس کام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا تھا وہ اسے روک دے ۔ صحابہؓ کو یہ معلوم تھا کہ ہماری مائیں ، بہنیں ، بیٹیاں ، بیویاں یہاں مدینہ میں ہیں ۔ اگر دشمن حملہ آور ہوا ۔ تو وہ ان کی بے عزتی کرے گا لیکن جب حضرت ابوبکرؓ نے یہ جواب دیا تو سب نے کہا حضرت ابوبکرؓ نے سچ کہا ہے کچھ بھی ہو ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے شروع کئے ہوئے کام کو نہیں روکنا چاہتے

ہمیں جو ذلت بھی برداشت کرنی پڑے گی ۔ ہم کریں گے ۔ لیکن اس کے بعد

ایک دوسری جماعت

آئی ۔ جو یہ دعوےٰ کرتی ہے ۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے نقش قدم پر چلتی ہے لیکن جماعت کی حالت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وفات پائے ابھی چند ماہ ہی ہوئے ہیں کہ اسکے افراد یہ فیصلہ کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں کہ جو کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع کیا تھا ۔ ہم اسے بند کرتے ہیں ۔ اور اس کے باوجود وہ اس بات کے دعویدار ہیں کہ ہم صحابہ کی پیروی کرنے والے ہیں ۔ وہاں تو صحابہؓ شدید ترین خطرات کے باوجود مدینہ خالی کر کے جہاد پر چلے گئے ۔ اور ہمارے لئے تو موت یا بے عزتی کا سوال ہی نہیں ہے ۔ اگر ضرور ڈاکٹر اور بیرسٹری بنانے ہیں تو

ان کو علیحدہ طور پر وظائف دے دیئے جائیں لیکن یہ غلط ہے کہ پہلے مدرسہ احمدیہ کو بند کیا جائے ۔ اور پھر اس پروگرام کو چلایا جائے میں نے دیکھا کہ وہی لوگ جو پہلے خواجہ کمال الدین صاحب کی تقریر پر سر دھن رہے تھے اور مرحبا کے نعرے لگا رہے تھے ۔ انہوں نے ہی کہنا شروع کر دیا ۔ کہ میاں صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے ۔

مدرسہ احمدیہ قائم رہیگا

اس پر خواجہ کمال الدین صاحب کھڑے ہوئے ۔ اور کہنے لگے صاحبزادہ صاحب میری بات سمجھے نہیں ۔ اصل میں میرا مطلب بھی یہی تھا کہ تبلیغ کو ترقی دی جائے ۔ لوگوں نے کہا ۔ ہم آپ کی بات سننا نہیں چاہتے ۔ کچھ بھی ہو مدرسہ احمدیہ قائم رہے گا ۔ پھر خواجہ صاحب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ۔ کہ دوست میری بات کو سمجھے نہیں ۔ میرا مطلب بھی یہی تھا ۔ پھر

انہوں نے دو چار چکر دے کر بات کو بیان کرنا شروع کی ۔ مگر پھر لوگوں نے کہہ دیا ۔ بس بس آپ بیٹھ جائیے ۔ ہم سمجھ گئے ہیں ۔

آخر یہ تجویز ہوئی

کہ ہم ایجنڈا بھیجیں گے ۔ جماعتیں اپنی اپنی رائے لکھ کر بھجوا دیں ۔ مگر سوائے دو جماعتوں کے باقی سب جماعتوں نے یہی لکھا ۔ کہ ہم مدرسہ احمدیہ کو قائم رکھنا چاہتے ہیں ۔ اس وقت بھی میری عمر انیس سال کی تھی ۔ پس عمر کا کوئی سوال نہیں اللہ تعالیٰ جب چاہے کام لے لیتا ہے ۔ انسان کا کام یہ ہے کہ اپنے اندر درد اور اضطراب پیدا کرے ۔ میں نوجوانوں کو بھی اور بڑی عمر کے لوگوں کو بھی اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں اپنے اندر یہ شدید خواہش پیدا کرنی چاہیئے ۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کوئی کام لے لے بلکہ بڈھوں کو تو اور بھی زیادہ گھبراہٹ ہونی چاہیئے کہ ہم نے اکثر حصہ زندگی گزار لیا ہے ۔ اور ہم نے کوئی بڑا کام نہیں کیا ۔ ان کی تو ہر گھڑی اسی فکر میں گزرنی چاہیئے ۔ کیونکہ ان کے پاس عمر کا

بہت قلیل اندوختہ

رہ گیا ہے ۔ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

اب یہ نیا سال جو ہم پر چڑھا ہے ۔ یہ ہمارے لئے اپنے اندر یہ سبق لئے ہوئے ہے کہ ہماری عمر کا ایک اور سال کم ہوگیا ۔ منزل بہت دور ہے اور ہمارا قدم بہت سست ہے ۔ جب شام پڑے تو ہمیں گھبرا جانا چاہیئے ۔ کہ ہمارے کام کے دنوں میں سے ایک دن کم ہوگیا ہے ۔ پس

اپنی عمروں کا محاسبہ کرتے ہوئے انہیں بسر کرو

اور دیکھو کہ کیا واقعہ میں اسلام دنیا پر غالب آگیا ہے ۔ اور کیا واقعہ میں اسلام کی حکومت تمام دنیا میں قائم ہوگئی ہے ۔ اگر نہیں اور اسلام ابھی اسی کمزوری کی حالت میں ہے ۔ تو اس سال پہلے کی نسبت بہت زیادہ کوشش کرو ۔ تاکہ اسلام دنیا میں کامیاب ہو جائے ۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے ۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مسیح موعود کے زمانہ میں درازی عمر کا راز

" احادیث میں جو آیا ہے کہ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں عمریں لمبی ہوجائینگی اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ موت کا دروازہ بالکل بند ہو جائے گا اور کوئی شخص نہیں مرے گا ۔ بلکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ مالی جانی نصرت میں اس کے مخلص احباب ہوں گے ۔ اور خدمت دین میں لگے ہوئے ہوں گے ۔ ان کی عمریں دراز کر دی جائیں گی ۔ اس واسطے کہ وہ نفع رساں وجود ہوں گے ۔ اور اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ واما ماینفع الناس فیمکث فی الارض ۔ یہ امر قانون قدرت کے موافق ہے کہ عمریں دراز کر دی جائیں گی ۔ اس زمانہ کو جو دراز کیا ہے ۔ یہ بھی اس کی رحمت ہے ۔ اور اس میں کوئی خاص مصلحت ہے "

(الحکم ۱۷ر اگست ۱۹۰۳ء)

تحریک وصیت

اصل معیار وصیت ۱/۳ ہے

کچھ ایسی رو چلی ہے کہ جو وصایا دفتر میں موصول ہوتی ہیں ان میں شاذو نادر کے طور پر کوئی وصیت ۱/۱۰ سے زیادہ معیار کی ہوتی ہے ورنہ ساری کی ساری وصایا ماہوار آمد اور جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ پر مشتمل ہوتی ہیں۔ حالانکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ ۲۶ مئی ۱۹۶۱ء کے ایک اقتباس سے جو اخبار الفضل مجریہ ۱۶ مئی ۱۹۶۱ء میں صفحہ ۵ پر شائع کیا گیا ہے۔ یہ امر واضح ہے کہ ۱/۳ حصہ وصیت کا افضل ترین معیار ہے اور حضور کی خواہش ہے کہ جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ توفیق دے انہیں اپنے معیار وصیت میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ ذیل میں حضور کے اسی خطبہ سے ایک دوسرا اقتباس پیش کیا جاتا ہے جس سے اس مسئلہ پر مزید روشنی پڑتی ہے کہ اصل قربانی اور حقیقی معیار وصیت ۱/۱۰ نہیں بلکہ ۱/۳ ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"مومن کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے جس قدر زیادہ دے سکے دے۔ ایمان اور مومنوں کی شان کو مدنظر رکھتے ہوئے تو یہی ہونا چاہیئے کہ جو وصیت کرے ۱/۳ حصہ کی کرے۔ ہاں جو اتنا حصہ مجبوراً نہ دے سکے وہ اس سے کم دے۔ پس اصل وصیت ۱/۳ حصہ کا نام ہے۔ ہاں جو نہ دے سکے وہ اس سے کم ۱/۱۰ حصہ تک دے سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک شخص اپنی موت کا نظارہ اپنی آنکھوں کے سامنے لائے اور اپنی حالت پر نظر کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ مجھ سے بے شمار غلطیاں اور کمزوریاں سرزد ہو چکی ہیں اس لئے مرنے کے وقت تو مجھے خدا تعالیٰ سے صلح کر لینی چاہیئے۔ یہ خیال کر کے خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ دے دینا بھی اس کے لئے دوبھر نہیں ہو سکتا۔ دیکھو جو شخص خود جائیداد پیدا کرتا ہے اسے یہ بھی امید رکھنی چاہیئے کہ اس کی اولاد بھی ایسی ہی ہوگی کہ جو جائیداد بڑھائے گی جو شخص اس بات سے ڈرتا ہے کہ اگر میں وصیت میں جائیداد دے دوں گا تو اولاد کیا کھائے گی۔ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کی اولاد نالائق ہوگی۔ ایک شخص جس کے پاس کچھ نہ تھا اس نے کوشش کر کے کئی ہزار کی جائیداد پیدا کر لی تو اسے امید رکھنی چاہیئے کہ اس کی اولاد اس سے بھی بڑھ کر ترقی کرے گی اور اسی رنگ میں اولاد کی تربیت کرنی چاہیئے کہ وہ دنیا میں ترقی کر سکے۔ مگر جو اولاد کی اس طرح تربیت نہیں کرتا اور یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ میں نے کمایا ہے اسی پر اولاد کا گذارہ ہوگا تو وہ اپنی اولاد کو نالائق سمجھتا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی۔ بندہ میرے متعلق جیسا خیال کرتا ہے میں ویسا ہی کر دیتا ہوں کہ اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ ہماری اولاد نکمی اور نالائق ہوگی۔ ہم جو دے جائیں گے اسی پر گذارہ ہوگا اسے بڑھا نہیں سکیں گے۔ تو خدا تعالیٰ ایسی اولاد سے یہی معاملہ کرے گا کہ اسے نالائق بنا دے گا۔ لیکن اگر یہ خیال ہو کہ ہماری اولاد ہم سے بھی زیادہ ہوشیار اور قابل ہوگی اور دین کی خدمت کرنے میں بڑھے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسی اولاد کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔ کسی خدا کے بندے کا قول ہے کہ کسی سچے مومن کی سات پشتوں تک کسی کو سوال کرتے نہیں دیکھا جائے گا۔

پس وصیت کرنے والے احباب کو یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے جو اعلیٰ حصہ مقرر کیا ہے وہ ۱/۳ ہے اور ہر مومن کو کوشش کرنی چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ حصہ کی وصیت کرے۔ ہاں اگر اپنی مجبوریوں کی وجہ سے ۱/۳ حصہ کی نہ کر سکے تو ۱/۴ حصہ کی کرے۔ اگر ۱/۴ حصہ کی نہ کر سکے تو ۱/۵ حصہ کی کرے۔ اگر ۱/۵ حصہ کی نہ کر سکے تو ۱/۶ حصہ کی کرے اور اگر ۱/۶ حصہ کی نہ کر سکے تو ۱/۷ حصہ کی کرے۔ اگر ۱/۷ حصہ کی نہ کر سکے تو ۱/۸ حصہ کی کرے۔ اگر ۱/۸ حصہ کی نہ کر سکے تو ۱/۹ حصہ کی کرے اور اگر کچھ بھی نہ کر سکے تو ۱/۱۰ حصہ کی کرے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اگر دوست اس رنگ میں اپنے فرائض کو ادا کریں گے تو خدا کے فضل سے بہت جلد کامیابی حاصل ہوگی۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ لوگوں کی کوششوں میں برکت ڈالے اور اسلام کی اشاعت کا جو کام اس نے ہمارے ذریعہ جاری کیا ہے اسے ہماری سستی سے نقصان نہ پہنچے بلکہ دن بدن ترقی کرے۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد محترم مہر عاشق محمد صاحب ریٹائرڈ قانونگو آجکل ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ میرے والد محترم کے لئے اس مقدمہ میں باعزت بری ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(نیاز احمد اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر جیکب آباد)

یہ رقم کیسی ہے؟

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ایک صاحب مسمی مبارک احمد صاحب کی طرف سے مبلغ چھ صد روپیہ کا منی آرڈر ۲۰/۴/۶۱ کو موصول ہوا تھا اور ان کی طرف سے اس سلسلہ میں مزید کوئی اطلاع نہیں ملی کہ یہ رقم کس مد کی ہے اور مجھے کیوں بھجوائی گئی ہے۔ چونکہ مبارک احمد صاحب کا مکمل ایڈریس معلوم نہیں اس لئے بذریعہ اعلان ہذا دریافت کیا جاتا ہے کہ اگر مبارک احمد صاحب اس اعلان کو پڑھیں تو رقم کی تفصیل سے آگاہ کریں۔

(مرزا بشیر احمد۔ ناظر خدمت درویشان ۳۱/۵/۶۱)

"یادگاری مسجد" کی تکمیل

قارئین کی نظر سے "یادگاری مسجد" کی تکمیل کے لئے عطیہ جات کی تحریک ضرور گذری ہوگی جو محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے وقتاً فوقتاً "الفضل" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

"یادگاری مسجد" وہ نہایت دلکش اور خوبصورت مسجد ہے جو فضل عمر ہسپتال کے باغ میں واقع ہے۔ یہ مسجد گو چھوٹی سی ہے لیکن اس کی خوبصورتی دلکشی اور اس کا محل وقوع بہت ہی جاذب نظر ہے اور یہ مسجد ماحول کو تقدس کا ایک خاص رنگ دینے کا موجب بنتی ہے اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ یہ مسجد جماعت میں ایک تاریخی اہمیت بھی رکھتی ہے۔ جب موجودہ مقام پر ربوہ کے نام سے جماعت احمدیہ کا مرکز قائم کرنے کا فیصلہ ہوا تو ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں تشریف لائے۔ حضور نے یہاں جس مقام پر کھڑے ہو کر سب سے پہلی نماز ادا فرمائی اور دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ اس مرکز کا افتتاح فرمایا عین اس جگہ یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے احباب جماعت کے عطیہ جات سے اس کی تعمیر کا خاص اہتمام فرمایا ہے۔

اب یہ مسجد تکمیل کے آخری مرحلہ میں ہے۔ صحن کی تکمیل پر آٹھ صد سے زائد روپیہ خرچ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے کچھ قرض ہو گیا اور ابھی دریوں کی ضرورت باقی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ حسب توفیق عطیہ جات بھجوا کر اس مسجد کی تکمیل کے ثواب میں حصہ لیں تا کہ قرض ادا ہو سکے اور مسجد ہر لحاظ سے پایہ تکمیل تک پہنچ جائے۔

ان العہد کان عنہ مسئولا

مومن جو کہتا ہے اسے پورا کرتا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"مومن کا قول اور عمل برابر ہونا چاہیئے۔ غیر مومن جو کہتا ہے ضروری نہیں کہ اسے پورا بھی کرے۔ لیکن مومن جو کچھ وعدہ کرے اسے سنجیدگی کے ساتھ سو فیصدی پورا کرتا ہے۔"

تحریک جدید کا چندہ جو دوست ابھی تک ادا نہیں کر سکے وہ اس کی ادائیگی کی طرف فوراً توجہ فرمائیں کہ سال کا نصف حصہ گذر چکا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان نکاح

میرے خالو محترم جناب ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب کا ٹھی حال کراچی کی صاحبزادی اصغر بیگم صاحبہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا نکاح برادرم نعیم احمد خانصاحب ایم۔ ایس سی ابن مولوی عبد المجید خانصاحب آف بہار کے ساتھ دس ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلے کے امور میں والہانہ دلچسپی لینے والے وجود ہیں اور ہر لحاظ سے نافع للناس۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے بہتر و بابرکت بنائے۔ آمین۔

(عبد السلام اختر ایم۔ اے)

نئی بائیبل کی تدوین

سائنس کی موجودہ حیرت انگیز ترقی نے دنیا کو کچھ اس طرح مبہوت کر دیا ہے کہ گذشتہ دس بارہ سال کی سب سے اہم حیرت انگیز اور نتائج کے لحاظ سے دور رس خبر کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ اس خبر سے میری مراد نئی بائیبل کی تیاری کی خبر ہے جو مذہبی نقطۂ نظر سے عیسائی، یہودی اور مسلمانوں غرض سب کے لئے بہت ہی اہمیت رکھتی ہے۔ یہ نئی بائیبل کیتھولک پروٹسٹنٹ اور یہودی علماء مل کر ترجمہ کر رہے ہیں۔ اور عین ممکن ہے کہ اس پر تمام فرقوں کا اتحاد ہو جائے۔ یہ عظیم کام کئی سالوں کے مطالعہ کے بعد دو سال قبل شروع کیا گیا تھا اور توقع ہے کہ ۱۹۶۶ء تک مکمل ہو جائے گا۔ اس کام کے لئے امریکہ کے ایک پبلشنگ ادارے اینکر بکس (ANCHOR BOOKS) نے پانچ لاکھ ڈالر کا سرمایہ لگایا ہے اور توقع ہے کہ وہ نئی بائیبل کو سستے ایڈیشنوں کی شکل میں چھاپیں گے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ نئی کتاب بتیس (۳۲) جلدوں پر مشتمل ہوگی۔

اس وقت بائیبل کی تیاری میں تینوں مذہبوں کے تیس علماء مشغول ہیں۔ ان میں سے کچھ تو امریکہ اور یورپ کی مختلف یونیورسٹیوں میں ملازم ہیں اور اپنے کام کے ساتھ ساتھ بائیبل کا ترجمہ کرنے میں بھی مشغول ہیں۔ کچھ پوپ کی لائبریری اور یروشلم کی یونیورسٹی میں کام کر رہے ہیں ان کام کرنے والوں میں مرکزی حیثیت ان دو جن بھر علماء کی ہے جو پروفیسر ولیم البرائیٹ کے شاگرد ہیں۔ پروفیسر موصوف ہی درحقیقت اس کام کے محرک ہیں۔ وہ تیس سال تک شامی زبانوں کے پروفیسر رہے ہیں اور ہاپکنز یونیورسٹی میں اورینٹل شعبہ کے صدر تھے۔ دو سال پہلے وہ تعلیم و تدریس کو خیرباد کہہ گئے تھے لیکن اس کام کے لئے انہوں نے وہاں ایک دفتر قائم کر رکھا ہے اور تاحال اسی یونیورسٹی سے وابستہ ہیں ان کی عمر اس مئی میں ستر سال ہو گئی ہے۔ اور اس وقت انہیں چھبیس زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے سویڈن کی زبان صرف دو ہفتوں میں سیکھ لی تھی۔ کیونکہ وہ بعض کتابیں اصلی زبان میں پڑھنا چاہتے تھے پروفیسر موصوف کا کہنا ہے کہ علماء کے اس کام میں ان کی مذہبی وابستگیاں حائل نہ ہوں گی۔

مثال کے طور پر جو رومن ہیں اور متشدد قسم کے کیتھولک ہیں وہ اس لئے کیتھولک اور حدود کا ترجمہ کریں گے کہ وہ اس ضمن میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ گویا صرف یہ بات مدنظر رکھی ہے کہ کس کام کے لئے کون موزوں ہے اس چیز کی پرواہ نہیں کی گئی کہ مذہبی رجحانات کیا ہیں۔

یہ بائیبل سادہ و بامحاورہ انگریزی زبان میں لکھی جائے گی۔ پر تکلف عبارت سے پوری طرح اجتناب کیا جائے گا۔ کیونکہ ڈاکٹر البرائیٹ کا کہنا ہے کہ ہمارا مقصد قاری کے سامنے ایک درست بامحاورہ ترجمہ رکھنا ہے۔ یہ قاری کا کام ہے کہ وہ اس ترجمہ سے کیا مطلب اخذ کرتا ہے ——— اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بائیبل کہاں سے ترجمہ کی جا رہی ہے۔ یہ ایک پرلطف داستان ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سنہ ۱۹۴۷ء کے ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک پندرہ سالہ غریب عرب لڑکا اپنی گمشدہ بھیڑ کی تلاش میں سرگرداں بحیرۂ مردار کے مغربی ساحل کے ٹیلوں پر پھر رہا تھا۔ اتفاقاً اس کی نظر ایک چٹان پر پڑی جہاں اسے ایک غار کا دہانہ نظر آیا۔ اس لڑکے نے بے دھیانی میں اس غار میں پتھر کھینچ مارا۔ پتھر کے گرنے کی وجہ سے کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز اس کے کان میں پہنچی۔ اس نے تصور کیا کہ ہو نہ ہو اس غار میں کوئی خزانہ دفن ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے دوست احمد کو پکارا اور دونوں اس غار میں داخل ہو گئے۔ اندر جا کر دیکھا تو پتہ چلا کہ غار کوئی ۸ میٹر لمبی اور دو میٹر چوڑی ہے اور اس میں بہت سے ٹوٹے ہوئے کوزے پڑے ہیں۔ ان ٹھیکریوں کے درمیان انہیں چند مخروطی شکل کے مٹکے نظر آئے جن کی بلندی ۶۰ یا ۷۰ سنٹی میٹر تھی۔ انہوں نے اس توقع پر کہ ان مٹکوں میں ضرور زر و جواہر بند پڑے ہیں ان کے ڈھکنے اٹھائے لیکن ان کی امید کے برعکس ان میں چند سیاہ بدبودار کپڑوں کے سوا جو بستوں کی طرح لپٹے ہوئے تھے اور کچھ نہ ملا۔

انہوں نے کپڑے کھولے تو ان میں لپٹے ہوئے گیارہ مخطوطے نظر آئے جن پر صنوبر کی سیاہ گوند کی طرح کی کوئی چیز چڑھی ہوئی تھی یہ دراصل بوسیدہ چمڑہ تھا جو پھپھوندی کی وجہ سے اس طرح ہو گیا تھا۔ یہ لپٹے ہوئے مخطوطے جن کی لمبائی ایک میٹر سے کر سات میٹر تک تھی بھیڑ کے خاص طور پر تیار کردہ خشک چمڑے کو ایک دوسرے کے ساتھ سی کر بنائے گئے تھے اور ان کے ایک طرف عجیب و غریب عبرانی خط میں تحریریں تھیں وہ عرب لڑکے اپنے اس انکشاف سے سخت افسردہ اور خشمگین ہوئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی وجہ سے عصر حاضر کے سب سے بڑے اور بیش بہا مخطوطوں کے ذخیرے کا پتہ چل گیا۔ اس کے بعد نئے انکشافات کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہو گیا جن کی وجہ سے نو دس سالوں میں بحیرہ مردار کا خشک اور بیابان علاقہ قدیم زبانوں کے ماہرین کی نظر میں بہشت بریں کی نظیر بن گیا۔

ان عرب لڑکوں نے یہ "خزانہ" بیت اللحم (جو حضرت عیسیٰؑ کی جائے پیدائش ہے) کے ایک کباڑیے کے پاس فروخت کرنا چاہا! وہ کباڑیہ چونکہ ان کی اصلی قیمت سے ناواقف تھا۔ اس لئے رضامند نہ ہوا۔ اسے کیا معلوم کہ ان گیارہ مخطوطوں میں سے صرف پانچ مخطوطے اڑھائی لاکھ ڈالر میں فروخت ہوں گے۔ بیت اللحم میں ناکام ہونے کے بعد یہ لڑکے یروشلم (بیت المقدس) آئے اور ان کو چند لیروں کے عوض فروخت کر گئے۔ چھ مخطوطے جن میں سے تین رسالے تحریر تھے۔ عبرانی دانشگاہ نے خرید لئے اور باقی پانچ جو چار رسائل پر مشتمل تھے ان کو سیموئیل شامی نے جو بیت المقدس کے قدامت پسند چرچ کا سربراہ تھا اس نے خرید لئے۔ یہی پانچ مخطوطے ایک ماہر لسانیات ۔۔۔ کے قول کے مطابق بے بہا تھے اور یہی پانچ مخطوطے بعد میں اڑھائی لاکھ ڈالر میں فروخت ہوئے۔

سنہ ۱۹۴۸ء میں بیت المقدس چونکہ جنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں تھا۔ اس لئے سیموئیل نے اپنے پانچ مخطوطے اخبار میں لپیٹ کر دو پادریوں کے ہاتھ امریکی مدرسہ کے استاد ڈاکٹر گوہن ٹریور کے پاس بھیج دئے جو اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ مخطوطے یسعیاہ کے سفرنامے پر مشتمل ہیں۔ عہدنامہ قدیم (بائیبل کا پہلا حصہ) کے سفروں میں سے ایک ہے چنانچہ وہ اس عجیب خط کے مطالعہ میں لگ گیا۔ حروف کی شکلوں سے اس بات کا قوی امکان تھا کہ یہ تحریریں پیدائش مسیح سے قبل کی ہیں۔ لیکن یہ بات قیاس سے بعید معلوم ہوتی تھی کیونکہ عہدنامہ قدیم کے سفروں میں سے سب سے قدیم تحریر جو عبرانی زبان میں موجود ہے وہ گیارھویں صدی سے پہلے کی نہیں ہے۔ اور چونکہ کوئی دوسری تحریر اس قدیم خط میں فلسطین میں دریافت نہ ہوئی تھی اس لئے یہ بات قیاس سے بعید نظر آتی تھی کہ ایسے یکدم وہاں ایسی تحریریں دستیاب ہو جائیں جو قبل از مسیح زمانہ سے تعلق رکھتی ہوں۔

ڈاکٹر ٹریور نے فوراً ان تحریروں کے فوٹو تیار کروا کے ہوائی جہاز کے ذریعے ڈاکٹر ولیم البرائیٹ قدیم لسانیات کے مشہور ماہر کے پاس روانہ کیں۔ البرائیٹ نے ان نسخوں کا مطالعہ خوردبین سے کیا اور کوئی آدھ گھنٹے کے بعد بہت مضطرب اور بے قرار ہو کر اپنے کمرے سے نکل آیا۔ اور فوراً اپنے دو شاگردوں کے ہاتھ پکڑ کر کمرے میں واپس گھس گیا۔ تاکہ انہیں اپنی تحقیقات سے آگاہ کر سکے۔ وہ میز پر جا بیٹھا اور صفحات انہیں دکھا کر کہنے لگا۔ "یہ صفحات حضرت مسیحؑ کی پیدائش سے کوئی سو سال پہلے لکھے گئے تھے۔ اور موجودہ زمانے میں مخطوطوں کی سب سے قیمتی اور قدیم دریافت ہے۔" کچھ ماہرین البرائیٹ کے نتائج سے متفق نہ تھے ان میں سے ایک نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ وہ کسی سازش کا شکار ہو گیا ہے لیکن آہستہ آہستہ اتنے ثبوت ہاتھ آتے چلے گئے کہ البرائیٹ کی صحت نظر کا سب کو قائل ہونا پڑا۔ بادیہ نشین عرب اور قدیم زبانوں کے ماہرین نے بحر مردار کے مغربی ساحل کے ٹیلوں میں تحقیقات شروع کی تو نئے انکشافات نے پہلے انکشافات میں مزید اضافہ کیا۔ ان میں سے بعض تو ایسے تھے جو پہلے انکشافات کی تکمیل اور تائید میں تھے۔ بعض دوسرے ذاتی طور پر بہت زیادہ اہم تھے۔ (باقی)

(ماخوذ)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب آف بھاٹی گیٹ لاہور کی صاحبزادی غلام زہرا صاحبہ کا نکاح ہمراہ نذیر بخش صاحب ولد شیر محمد صاحب آف خوشاب ضلع سرگودھا بعوض حق مہر ۲ ہزار روپیہ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ لاہور نے ۲۸؍ اپریل کو پڑھا اسی دن تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ جس میں مقامی جماعت کے احباب کثرت سے شامل ہوئے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد صدیق شاکر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

چندہ جلسہ سالانہ

جیسا کہ خاکسار نے قبل ازیں بھی گذارش کی تھی۔ شروع سال سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جلسہ کے قریب جا کر کوشش شروع کرنے پر اس چندہ کی پوری وصولی نہیں ہوتی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوسرے چندوں میں سے ایک بڑی رقم اس غرض کے لئے خرچ کرنی پڑتی ہے۔ اور اس طرح دوسرے کاموں کو نقصان پہنچتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس چندہ کو مجلس مشاورت کی سفارش پر لازمی قرار دیا ہوا ہے اور اس کی اہمیت پر بہت زور دیا اور فرمایا کہ

"وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ (جلسہ سالانہ) نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

۲۔ لہٰذا تمام مقامی جماعتوں سے میری التماس ہے کہ ابھی وقت سے اس چندہ کی وصولی شروع کر دیں اور جو لوگ اس چندہ میں حصہ نہیں لیتے انہیں سمجھائیں کہ تمام برکتیں امام وقت کی اطاعت کرنے میں ہیں۔ جو دوست یہ سمجھتے ہیں کہ چندہ عام ادا کرنے کے بعد چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی کوئی ضرورت نہیں رہتی وہ سخت غلطی خوردہ ہیں۔ جس واجب الاطاعت اور اولوالامر امام نے یہ فیصلہ کیا کہ ہر شخص کی آمد پر ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے چندہ عام لیا جائیگا۔ اسی ہادی اور رہنما نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ اس کے علاوہ ماہوار آمد کا ۱/۱۰ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ بطور چندہ جلسہ سالانہ لیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ امام کے ارشادات کے خلاف اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کر کے وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرے گا تو یہ ایک خام خیالی ہے الٰہی جماعتیں قربانی کے بغیر کامیاب نہیں ہوا کرتیں اور قربانی کے معیار کا فیصلہ کرنا امام وقت کا کام ہے اور حضور کے فیصلہ کے مطابق اگر چہ سال میں مہینے تو بارہ ہیں۔ لیکن چندے تیرہ ہیں۔ البتہ تیرھواں چندہ یکمشت بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کی ادائیگی اتنی ہی لازمی اور ضروری ہے جتنی بارہ مہینوں کے چندہ عام کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ایک مخلص خاتون کا نیک نمونہ

مکرم حافظ عبدالرشید صاحب معلم وقف جدید چک پنیار ضلع سرگودھا سے تحریر فرماتے ہیں کہ محترمہ مہر نجم بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے لڑکوں کے کپڑے سی کر مبلغ آٹھ روپے چندہ وقف جدید ادا کیا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزا۔ اللہ تعالیٰ اس مخلص خاتون کی قربانی قبول فرمائے اور باقی بہنوں کو اس نیک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ صالحہ سلطانہ بنت چوہدری سلطان احمد صاحب آف سماعیلہ ضلع گجرات حال احمد آباد اسٹیٹ سندھ کا نکاح بشیر احمد صاحب خادم ابن چوہدری سردار خان صاحب آف سعد اللہ پور ضلع گجرات کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۳۰/۵/۶۱ بعد از نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت و افضال بنائے۔"

(محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ مری ہلز)

مسجد مبارک کے صحن کے لئے صفوں کی ضرورت

مسجد مبارک ربوہ کے بیرونی صحن میں دری کی صفوں کی اشد ضرورت ہے صفیں نہ ہونے کی وجہ سے نمازیوں کو سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اس پر ایک ہزار روپے کا خرچ ہے۔ اس غرض کے لئے رقوم افسر صاحب خزانہ کو بھجوائی جاویں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

مالی قربانی کے میدان میں ایک غیر مستطیع دوست کا قابل ذکر نمونہ

توکل اور دعاؤں سے توفیق حاصل کی گئی

مکرم میاں محمد بوٹے خاں صاحب سابق مؤذن مسجد اقصیٰ قادیان حال لاہور جو ایک صوفی منش اور دعا گو بزرگ ہیں کو مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب بنگوی۔ سابق سیکرٹری مال حلقہ دہلی دروازہ لاہور نے تحریک فرمائی کہ آپ بہت مستجاب الدعوات ہیں۔ مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے -/۱۵۰ روپیہ کا وعدہ لکھوا کر دعاؤں میں لگ جائیں۔ چنانچہ بزرگ موصوف نے ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے انکے اس دلی اخلاص اور جذبہ کو دیکھتے ہوئے ان کی غائبانہ طور پر امداد فرمائی۔ اور انہیں مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے -/۱۵۰ روپیہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اس مالی قربانی کے میدان میں ایک غیر مستطیع دوست کا جب ایسا قابل قدر نمونہ موجود ہے۔ تو جماعت کے مخیر دوستوں کو غور کرنا چاہیئے کہ وہ استطاعت رکھتے ہوئے اس ثواب سے کیوں محروم ہیں؟

(وکیل المال اول تحریک جدید ...)

ضروری اطلاعات

۱۔ ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بنک آف پاکستان :۔ ٹریننگ ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بنک آف پاکستان ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کراچی برائے تقرر بطور ان ڈیپٹی گیٹرس و سب اکاؤنٹنٹس۔ سکیل بالترتیب ۱۲۵-۱۰-۲۲۵ اور ۱۲۵-۱۰-۲۲۵ نیز -/۲۵ ماہوار سپیشل پے وظیفہ دوران ٹریننگ -/۱۰۰ ماہوار۔ انٹرویو کراچی۔ سکھر۔ ملتان۔ لاہور

شرائط: انٹرمیڈیٹ (آرٹس۔ کامرس یا سائنس) عمر ۱۸ تا ۲۵ درخواستیں ۶/۶۱/۵ تک بنام ایڈمنسٹریٹو آفیسر (ریکروٹمنٹ) ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بنک آف پاکستان۔ حبیب سکوئر بندر روڈ۔ کراچی

(پ۔ ٹ ۶۱/۵/۲۱)

۲۔ بیرون ملک ملازمت کے مواقع { غانا۔ سیرالیون۔ شمالی نائیجیریا۔ برٹش گیانا و عراق میں موزوں پاکستانیوں کی مندرجہ ذیل اسامیوں پر ضرورت۔ (۱) انجینئرس (پی ڈبلیو ڈی۔ واٹر سپلائی یا مکینیکل) (۲) ڈاکٹرس (۳) ٹیچرس (سیکنڈری سکول) (۴) کیمسٹ (ایگریکلچر) (۵) ویٹرنری افسران (۶) پلانٹ پیتھالوجسٹ (۷) کوانٹٹی سروییرس (۸) ڈرافٹس مین (۹) آرکیٹیکٹس (۱۰) سینیٹری انجینئرس۔

درخواستیں (دو نقول) بشمول مصدقہ نقول اسنادات و دو عدد پاسپورٹ سائز فوٹو گراف بلا توقف بنام نیشنل کلیرنگ ہاؤس۔ ڈائریکٹریٹ جنرل مین پاور و ایمپلائمنٹ بلاک ۱۹ پاکستان سکرٹریٹ کورٹ روڈ کراچی۔ فارمیں دفتر روزگار سے حاصل ہوں

(ناظر تعلیم ربوہ)

(پ۔ ٹ ۶۱/۵/۲۲)

اعلان نکاح

(۱) میرے بڑے بھائی مکرم شریف احمد صاحب ویرٹھوی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کونڈی ضلع خیرپور کا نکاح مورخہ ۶۱/۳/۲۶ کو نذیراں بیگم بنت چوہدری محمد عبد اللہ صاحب پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ تحصیل حافظ آباد سے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پیرکوٹ ثانی نے بعوض -/۲۰۰ روپے حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ یہ نکاح فریقین کے لئے خدا تعالیٰ بابرکت کرے آمین۔

بشارت احمد نصیر احمدیہ جنرل سٹور کونڈی ضلع خیرپور سندھ)

درخواست دعا

میرے چھوٹے ماموں ایک مقدمہ میں چند دنوں سے ماخوذ ہیں۔ نیز میرا چھوٹا بھائی کافی دنوں سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پریشانیاں دور فرمائے۔

(بشارت احمد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

نمبر ۱۶۰۳۸:۔ میں نور الدین ولد میاں فتح دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیمپ نمبر ۱ بلاک نمبر ۵۰ پی۔ اے۔ ایف ماری پور کراچی نمبر ۱۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ر اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے تنخواہ مع الاؤنس یکصد اسی دو پیسے (۱۸۰) ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط ۲ ر اپریل ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ نور الدین بقلم خود

گواہ شد:۔ مرزا محمد لطیف شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا۔ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۶۰۳۹:۔ میں چوہدری غلام رسول ولد چوہدری غلام حسین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیمپ نمبر ۲ بلاک ۵ پی۔ اے۔ ایف ماڑی پور کراچی نمبر ۱۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ر اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس ذریعہ سے مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ -/۲۲۶ روپے ملتے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میری زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲ ر اپریل ۱۹۶۱ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد:۔ غلام رسول

گواہ شد:۔ مرزا محمد لطیف شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کراچی۔ گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۰۴۰:۔ سید مبشر احمد ولد سید محمد حسین قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ولنگٹن بلڈنگ کلارک سٹریٹ صدر کراچی ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ر مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ ایک سو پچھتر روپے ماہوار ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۷ مارچ ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد سید مبشر احمد بقلم خود۔

گواہ شد محمود احمد مبشر ناظم تحریک جدید وقف جدید اور تجنید مجلس خدام کراچی

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۰۴۱:۔ میں سید محمد یحییٰ ولد سید محمد یوسف شاہ صاحب قوم سید بخاری پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱۲ لالو کھیت کراچی ۱۹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور اس کے علاوہ میں عارضی طور پر بچوں کو ٹیوشن پڑھاتا ہوں۔ جس سے مجھے ماہوار آمد تقریباً -/۸۰ روپے ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ۔ ۔ ۔ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد . . . . کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد سید محمد یحییٰ بقلم خود

گواہ شد۔ محمود احمد مبشر ناظم تحریک جدید وقف جدید جائیداد اور تجنید مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۶۰۵۶:۔ میں محمودہ پروین زوجہ چوہدری غلام رسول قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیمپ نمبر ۲ بلاک نمبر ۵ ۳۳ پی اے ایف ڈاکخانہ ماری پور کراچی ۱۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

(۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰ ہے

(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے:۔

۱۔ گلو بند طلائی ایک عدد وزن ۳ تولہ

2۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱½ تولہ۔

3۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزن ۱½ تولہ

جملہ وزن ۵ تولہ قیمت -/۶۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالکہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۵ ر اپریل ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ محمودہ پروین۔

گواہ شد مرزا محمد لطیف مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۰۵۷:۔ میں سلیم احمد ولد شیخ امیر علی صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ ۹۵ پی۔ اے۔ ایف ڈاگ روڈ ڈاکخانہ کراچی ۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ر اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۹۸ روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۵ اپریل ۶۱ء

العبد سلیم احمد ۵ اپریل ۶۱ء

گواہ شد مرزا محمد لطیف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کراچی۔

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

صدر کے دورہ یوگوسلاویہ کی خبروں کا البم

کراچی ۲ جون۔ یوگوسلاویہ سفیر مسٹر ڈگن والاہوف نے آج صبح وزارت امور خارجہ کو صدر ایوب کے دورہ یوگوسلاویہ سے متعلق خبروں کے تراشوں کا البم پیش کیا جو یوگوسلاویہ اخبارات میں شائع ہوئی تھیں یہ خبریں پاکستان کے مختلف پہلوؤں سے متعلق ہیں خبروں کا یہ البم جو ایک سو اسی صفحات پر مشتمل ہے۔ صدر ایوب کو پیش کیا جائے گا۔ یوگوسلاو سفیر صدر کے دورہ یوگوسلاویہ کی ایک فلم بھی گورنر مشرقی پاکستان لفٹیننٹ جنرل اعظم خان

جنوبی کوریا کی فوجی حکومت ۱۵ اگست تک دستبردار ہو جائے گی

تطہیر کی مہم کا آغاز • پانچ سفیر اور ساڑھے چار سو فوجی افسر برطرف

سیئول ۲۰ جون۔ معتبر ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ جنوبی کوریا کی فوجی حکومت ۱۵ر اگست تک اقتدار سے دست بردار ہو جائے گی۔ فوجی حکومت کے دست بردار ہونے کے فوراً بعد ایک عبوری حکومت قائم کر دی جائے گی۔ جو ملک بھر میں عام انتخابات کی نگرانی کرے گی۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ فوجی انقلابی گروپ نے جو عبوری پروگرام بنایا ہے اس کے مطابق عبوری حکومت کے برسر اقتدار آنے کے ایک دو ماہ بعد عام انتخاب کرائے جائیں گے۔

جنوبی کوریا کی انقلابی حکومت نے اپنے پانچ سفیروں کو برطرف کرنے کا اعلان کیا ہے یہ سفیر سابق حکومت نے مقرر کئے تھے۔ فوجی حکومت کے حکم کے ذریعہ امریکہ۔ فرانس۔ اٹلی فلپائن اور اقوام متحدہ میں جنوبی کوریا کے سفیر برطرف کئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ ٹوکیو میں جنوبی کوریا کے سفارت خانہ اور اقوام متحدہ میں کوریا کے وزیر کو بھی برطرف کر دیا گیا ہے۔

ایک اور اطلاع کے مطابق جنوبی کوریا کی حکمران انقلابی کونسل نے فوجی پولیس کے ۴۶۶ سینئر افسروں کو ان کی ملازمت سے الگ کر دیا ہے تاہم انہیں ریزرو دستے میں رکھا گیا ہے گذشتہ ماہ کے وسط میں ڈاکٹر چانگ کی حکومت کے خاتمہ کے بعد انقلابی کونسل کی طرف سے فوجی پولیس کے افسروں میں یہ سب سے بڑی تخفیف ہے +

۱۴ اور وزارت امور خارجہ کو مشق کرچکے ہیں +

لیڈر ـــ بقیہ ۲

ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو۔ تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کیلئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔"

احباب آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان پڑھ لیا۔ اپنا اپنا جائزہ لیجئے کہ آپ اس معیار پر کہاں تک پورے اترتے ہیں۔ آج اگر آپ اس پر عمل کریں اور بھائی بھائی بن جائیں تو چند ہی دن میں آپ ایسا کارنامہ کر کے دکھا سکتے ہیں جیسا کہ پہلے دکھایا جا چکا ہے انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ ضرور ایسا ہی ہوگا +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴